سوال

(493)ڈاڑھی کی لمبائی کی حد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی داڑھی اتنی طویل ہے کہ ناف کے نیچے تک ہے اور گھنی اتنی کہ رخسار بھی نظر نہیں آتے ۔ ایسی صورت حال کے پیش نظر داڑھی کو رخساروں سے صاف کرنا اور ناف کے نیچے سے کاٹ دینا درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی کے متعلق ہمارا موقف یہ ہے کہ اسے اپنی حالت پر رہنے دیا جائے اور اس کے ساتھ کسی طرف سے بھی چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے ۔ کیونکہ

1۔ اس کے متعلق امر نبوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر وجوب کے لئے ہے اِلّا یہ کہ قرینہ صارفہ ہو۔

2۔ اس سے چھیڑ چھاڑ کرنا یہودی ونصاری اور مشرکین ومجوس سے ہمنوائی ہے جبکہ ہمیں ان کی اس سلسلہ میں مخالفت کرنے کا حکم ہے ۔

3۔ اس کی کانٹ چھانٹ تخلیق الٰہیہ میں تبدیلی کرنا ہے جس سے ہمیں منع کیا گیا ہے کیونکہ ایسا کرنا ایک شیطانی حربہ ہے ۔ [۴/النسآء:۱۱۹]

4۔ داڑھی کا بڑھانا امور فطرت ہے، اس لئے داڑھی کو فطرتی حالت میں رہنے دیا جائے اور اس کے غیر فطرتی عمل کو نہ کیا جائے ۔

5۔ ہمیں نسوانی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ داڑھی منڈوانے سے عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے ۔ اس سے محفوظ رہنے کا یہی طریقہ ہے کہ اسے اپنی حالت پر رہنے دیا جائے ۔

6۔ خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے فرمان کے مطابق داڑھی منڈوانا ''مثلہ'' کے مترادف ہے اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ۔

7۔ داڑھی منڈوانا ایسا قبیح فعل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مرتکب دو ایرانی باشندوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

صورت مسئولہ میں بعض اہل علم بایں طور پر نرم گوشہ رکھتے ہیں کہ

1 ۔ داڑھی کے متعلق مندرجہ ذیل تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے امر نبوی منقول ہے ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما [صحیح بخاری، اللباس : ۵۸۹۲]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [صحیح مسلم، الطہارۃ : ۶۰۳]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [مجمع الزوائد ص : ۱۶۹، ج ۵]

جبکہ یہ تینوں اکابر کے متعلق روایات میں ہے کہ بالعموم یا خاص مواقع پر ایک مشت سے زائد داڑھی اور رخساروں کے بال کٹوا دیتے تھے ۔ [حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صحیح بخاری : ۵۹۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ طبقات ابن سعد، ص : ۳۳۴، ج ۴، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، مصنف ابن ابی شیبہ، ص : ۸۵، ج ۴]

اگرچہ ہمارے نزدیک قابل عمل راوی کی روایت نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے ۔

2 ۔ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ آدمی کی داڑھی بہت زیادہ طویل ہو جائے تو کیا کرے ؟ آپ رحمہ اللہ نے فتوی دیا کہ ایسی حالت میں اسے اعتدال پر لانے کے لئے کاٹا جا سکتا ہے ۔ [باجی شرح مؤطا، ص : ۲۲۶، ج ۷]

3 ۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام طبری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر آدمی اپنی داڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دے اور اس کا طول و عرض اس حد تک بڑھ جائے کہ لوگوں کے ہاں ''اضحوکہ روزگار'' بن جائے تو ایسی حالت میں اسے کاٹا جا سکتا ہے ۔ [فتح الباری، ص : ۴۳۰ ج، ۱۰]

4 ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق روایات میں ہے کہ ان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس کی داڑھی حد سے بڑھی ہوئی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے معقول حد کے نیچے سے اسے کاٹ دیا تھا ۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے طبری کے حوالہ سے بیان کیا ہے ۔ [واللہ اعلم]

اگر کوئی اس قسم کے دلائل سے مطمئن ہو تو مذکورہ شخص کے متعلق نرم گوشہ رکھنے میں چنداں حرج نہیں ہے ۔ بصورت دیگر اسے استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے تاکہ سنت کی حفاظت پر اللہ کے ہاں بے پایاں اجر و ثواب کی امید کی جا سکے ۔ ہم نے ایسے بزرگ بھی دیکھے ہیں کہ دوران نماز جب رکوع کرتے تھے تو ان کی داڑھی زمین پر آ لگتی تھی ۔ اب وہ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ہاں کروٹ کروٹ رحمت سے نوازے ۔ آمین

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:488